اہم پیغام

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

اپیل

مسجدوں کو آباد کرنے کی سکیم میں کتاب یاداشتیں بہت موثر ہے۔اسی طرح فحاشی اور بے راہ روی سے بچنے کیلئے عذاب الٰہی کے محرکات اور عورت کا مقام اور نظر بد بڑی تاثیر رکھتی ہیں۔لہذا احباب اور اہل ثروت حضرات سے اپیل ہے کہ ان کتابوں کو لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کریں اور مطالعہ کی ترغیب دیں۔

اگر ہر شہر کے کاروباری اور اہل ثروت حضرات زیادہ تعداد میں چھاپ کر اپنے اپنے علاقہ میں تقسیم کر دیں تو بہت بڑی امید ہے کہ معاشرہ بے راہ روی چھوڑ کر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دونوں جہان کی سعادتوں، برکتوں، رحمتوں سے بہرہ ور ہونگے۔

بر کریمان کارہا دشوا نیست

(الحاج میاں) محمد خالد فیصل آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علی حبیبہ و نبیہ و رسولہ سیّد العالمین و علی الہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد! آٹھ اکتوبر 2005ء کو پاکستان میں زلزلہ آیا جس سے پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں بہت زیادہ تباہی پھیلی، اسی دوران اللہ تعالےٰ کی توفیق سے کتاب عذاب الٰہی کے محرکات لکھی گئی اور طبع ہو کر تقسیم ہوئی۔

پھر 18 نومبر کو روزنامہ پاکستان میں خبر شائع ہوئی کہ امریکہ کے ماہرارضیات نے پشاور کی یونیورسٹی میں اعلان کیا کہ آئندہ شدید اور بڑا زلزلہ کراچی میں آسکتا ہے جس کیلئے احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہے۔
(امریکی ماہرارضیات راجر بلیم)

یہ خبر پڑھ کر دل میں جذبہ پیدا ہوا کہ میرے پاس عذاب الٰہی زلزلہ وغیرہ سے بچاؤ کا نسخہ ہے۔ اگر احباب اہل ثروت نے اس پر عمل

کر لیا تو عذاب (وہ زلزلہ کی صورت میں ہو یا کسی اور رنگ میں ہو) نہیں آئے گا اور ہر گز نہیں آئیگا۔ میں اللہ تعالے کی رحمت اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں نے اس نسخہ پر عمل کر لیا تو عذاب نہیں آئیگا نہیں آئیگا۔

سوال

آپ تو یوں دعوے کر رہے ہیں جیسے عذاب الٰہی آپ کے کنٹرول میں ہے۔

جواب

میں تو کچھ بھی نہیں ہوں لیکن اللہ تعالے کے پاک کلام قران مجید پر ایمان کامل اور یقین محکم پر بھروسہ کر کے برملا کہہ رہا ہوں کہ اگر مسلمان اس نسخہ پر عمل کر لیں تو عذاب (زلزلہ وغیرہ) نہیں آئے گا۔

کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

آیت نمبر ۱

وما کان ربک لیھلک القری بظلم واھلھا

مصلحون۔ (قرآن مجید۔سورۃ ھود)

مفہوم:

اے محبوب جس بستی اور شہر والے نیکی کے راستے چل رہے ہوں اللہ تعالے اس بستی اور شہر والوں کو ہر گز تباہ نہیں کریگا کیونکہ یہ تو ظلم ہے۔
اور دربار الہی میں تو ظلم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔
لہذا میں اسی بنا پر پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر مسلمان سیدھی لائن پر چلیں اللہ تعالے کے پیارے حبیب اور سچے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل پڑیں تو عذاب (زلزلہ وغیرہ کی صورت میں) نہیں آ سکتا نہیں آ سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالے کا فرمان غلط ہو نہیں سکتا لہذا عذاب آ نہیں سکتا۔

بلکہ اگر مسلمان غلط طریقے پر چل رہے ہوں اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر نفسانی خواہشات کی تکمیل میں ہی مگن ہوں اور وہ عذاب آنے سے پہلے اپنا ایمان درست کر لیں سچی توبہ اور استغفار کریں اپنے جرموں کی معافی مانگیں تو آیا عذاب بھی ٹل جاتا ہے۔

آیت نمبر۲

چناچہ قرآن مجید میں ہے۔فلولا کانت قریة آمنت فنفعها ایمانها الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیاة الدنیا و متعنا هم الی حین۔

(قرآن مجید، سورہ یونس)

یعنی کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ (کہ عذاب آنے کے بعد) وہ ایمان لے آئی ہو تو ان کا ایمان ان کو نفع دے (کیونکہ عذاب کے نازل ہو جانے کے بعد ایمان کا کیا فائدہ) مگر حضرت یونس نبی علیہ السلام کی قوم نے جب عذاب کے آثار و علامات دیکھیں تو وہ فوراً ایمان لے آئے۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے جب اس قوم نے کالے بادل دیکھے تو سجدوں میں گر پڑے اور رو، رو کر معافی مانگنے لگے تو ہم نے ان سے دنیا میں رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ان کو ایک وقت تک لطف اندوز ہونے دیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن)

حدیث پاک

وانی لاھم باھل الارض عذابا فاذانظرت الی عمار بیوتی والمتحابین فیّ والمستغفرین بالاسحار صرفت عذابی عنھم۔ (رواہ البیقی عن انس بن مالک بحوالہ الامن والعلے۔)

یعنی اللہ تعالے کا فرمان ذیشان ہے کہ میں زمین والوں کی طرف عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب مسجدوں کو آباد کرنے والوں کو اور آپس میں میرے لئے دوستی کرنے والوں کو، اور سحری کے وقت توبہ و استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو میں ان سے عذاب واپس بلا لیتا ہوں۔

آیت نمبر۳

ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السمآء والارض ولکن کذبوا فاخذنا ھم بما کانوا یکسبون۔ (قران مجید۔ سورہ اعراف)

یعنی اگر بستیوں اور شہروں والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار

کرتے تو ہم ضرور ان پر زمین و آسمان کی برکتیں کھول دیتے لیکن ان بستیوں والوں نے نبیوں کو جھٹلایا (عملاً یوں کہ ہدایت کی باتوں کو چھوڑ کر نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ گئے) تو ہم نے ان کو پکڑ لیا ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تھے۔

اس آیت مبارکہ سے بھی روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ ایمان اور پرہیزگاری کی وجہ سے زمین و آسمان کی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور جب تک لوگ بے اعتدالیوں، بداعمالیوں کے مرتکب نہ ہوں عذاب نہیں آیا کرتا۔

عذاب الٰہی کے اسباب

ہمیشہ بڑے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی من مانیاں، بے اعتدالیاں اور خرمستیاں ہی عذاب الٰہی کے نزول کا سبب بنتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالے جل جلالہٗ نے قرآن مجید فرقان حمید میں واضح اور غیر مبہم طور پر ارشاد فرمایا ہے۔

آیت نمبر ۴

واذا اردنا ان نهلک قریة امرنا متر
فیها ففسقوا فیها فحق علیها القول فدمرناها
تدمیراً۔ (قرآن مجید)

یعنی جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہلاک و برباد کریں کسی بستی کو اس کے گناہوں کے باعث تو پہلے ہم نبیوں کے ذریعے وہاں کے رئیسوں کو حکم دیتے ہیں مگر وہ الٹا نافرمانی کرنے لگ جاتے ہیں پس واجب ہو جاتا ہے ان پر عذاب کا فرمان پھر ہم اس بستی کو جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

آیت نمبر ۵

نیز قرآن مجید فرقان حمید میں ہے: ان الذین یحبون ان
تشیع الفاحشة فی الذین آمنو الهم عذاب الیم
فی الدنیا و الاخرة۔ (قرآن مجید، سورہ نور)

یعنی بیشک وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان کیلئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی۔

آیت نمبر ۶

نیز قرآن پاک میں ہے۔ وما کنا مھلک القری الا واھلھا ظالمون۔ (سورہ قصص)

فرمان ہے اللہ جل جلالہٗ کا کہ ہم شہروں بستیوں کو تباہ و برباد کرنے والے نہیں مگر جب ان کے بسنے والے ظالم و نافرمان ہو جائیں۔

آیت نمبر ۷

نیز قرآن مجید میں ہے۔ وضرب اللہ مثلاً قریة آمنة مطمئنة یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذا قھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون۔ (سورہ النحل)

یعنی اللہ تعالےٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو کہ امن وچین کی زندگی بسر کر رہی تھی اس بستی والوں کے پاس ہر طرف سے بافراغت رزق آتا تھا پھر اس بستی والے ناشکری اور نافرمانیوں پر اتر آئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو بھوک اور خوف کے عذاب میں مبتلا کر دیا اس وجہ سے کہ

وہ ناشکرے ہوگئے من مانیاں کرنے لگ گئے تھے۔یہ جو وجوہات جو ذکر کی گئی ہیں یہ عذاب نازل ہونے کے اسباب ومحرکات ہیں۔

اس بیان کے بعد ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں ہمارا کردار کیا ہے ہماری روش گذشتہ معذب قوموں سے مطابقت کھاتی ہے یا نہیں۔

آج ہمارا معاشرہ معذب قوموں کی ڈگر پر چل پڑا ہے،شرابیں پینا ،عورتوں کے گانے سننا ، بے حیائی،فیشن پرستی وغیرہ چنانچہ بعض تفسیروں میں ہے کہ قوم عاد نے اللہ تعالے کے نبی ہود علیہ السلام کی نافرمانی پر کمر باندھ لی اور اللہ تعالے کا نبی ان کو عذاب الٰہی سے ڈراتا تو وہ بطور تمسخر کہتے اے ہود کہاں ہے تیرے رب کا عذاب وہ عذاب آتا کیوں نہیں آخر کار ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر قحط سالی نازل ہوئی قوم پریشان ہوئی تو انہوں نے ستر آدمیوں کا وفد تیار کیا جس وفد کے سربراہ قیل اور مرثد مقرر ہوئے کہ جا کر خانہ کعبہ میں بارش کیلئے دعا کریں،اس وقت وہاں کا حاکم معاویہ بن بکر تھا جو کہ قوم عمالقہ میں سے تھا اور اس کی شادی اسی قوم عاد میں ہو چکی تھی بدیں وجہ وہ وفد

معاویہ بن بکر کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا، اس حاکم نے سسرالی قوم کا وفد سمجھ کر ان کی عزت وتکریم کی ۔قوم عاد کا وفد جو کہ نفسانی خواہشات میں مبتلا تھا اس حاکم کے ہاں جا کر سب کے سب شراب نوشی ،فحاشی اور لونڈیوں کے گانے سننے میں مسحور ہو گئے (سوائے مرشد کے) اور انہوں نے ایک مہینہ یوں ہی گذار دیا۔اس حاکم کو اس وفد کی اس غلط روش سے سخت کوفت ہوئی کہ میری سسرالی قوم مصیبت میں مبتلا ہے اور یہ لوگ یہاں نفسانی خواہشات میں مگن ہو گئے ہیں کہ ان کو وہ مقصد بالکل ہی بھول گیا ہے جس کیلئے وہ بھیجے گئے ہیں ۔

ایک دن اس حاکم معاویہ بن بکر نے اپنی دو لونڈیوں جن کے نام جرٰ ہ اور وردہ تھا ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا ان دونوں نے کہا ہم گانا گاتے ہوئے ان کو متنبہ کریں گی چنانچہ انہوں نے گانے کے دوران اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا۔

اے قیل (وفد کا سربراہ) تیری قوم بھوکی پیاسی مر رہی ہے کیا بوڑھے ،کیا نوجوان، کیا عورتیں، کیا بچے،سب کے سب بھوک کے عذاب میں

مبتلا ہیں اور تم یہاں آ کر نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر سب کچھ بھول چکے ہو تم کیسے بدترین وفد ہو۔

ایسے اشعار سن کر وہ چونکے اور آپس میں کہنے لگے کہ چلو خانہ کعبہ میں چل کر دعا کریں اس پر مرشد جو کہ دل سے ہود علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا اس نے کہا اب دعاؤں سے کچھ نہیں بنے گا اب تو خلاصی کی ایک ہی صورت ہے کہ اللہ تعالے کے نبی ہود علیہ السلام پر ایمان لے آؤ اور ان گندی خصلتوں سے تائب ہو جاؤ اللہ تعالے کے نبی کے احکامات کی پیروی کرو یہ سن کر قیل وغیرہ بوکھلا گئے اور حکمران معاویہ بن بکر سے کہنے لگے کہ ہم نے دعاء کیلئے جانا ہے تو اس مرشد کو ہمارے ساتھ نہ جانے دے اس پر اس حاکم نے مرشد کو روک لیا اور باقی افراد قیل کی سربراہی میں خانہ کعبہ پہنچ کر دعاء میں مشغول ہو گئے۔

اور پھر اسی دعاء کے دوران تین بادل نمودار ہوئے، سیاہ، سرخ اور سفید۔

اور ہاتف سے ندا آئی اے قیل تو ان تین بادلوں میں سے جو چاہے

رنگ پسند کر لے قیل نے کہا ہمیں سیاہ بادل چاہیے کہ سیاہ بادل میں بارش زیادہ ہوتی ہے، غیب سے ندا آئی اے قیل تو نے اپنی قوم کی ہلاکت اور بربادی مانگ لی ہے۔ اب تیری قوم کا ایک فرد بھی نہیں بچ سکتا۔

چنانچہ جب وہ سیاہ بادل جو حقیقت میں عذاب الٰہی تھا قوم عاد پر نمودار ہوا تو اچھلنے کودنے اور خوشیاں منانے لگے اور بولے

هذا اعارض ممطرنا۔ (قرآن مجید)

یہ کالی گھٹا آئی ہے یہ ہم پر بارش برسائیگی۔ جواب آیا بل هو ماستعجلتم به ريح فيها عذاب اليم۔ (قرآن مجید)

اے قوم عاد یہ صرف کالی گھٹا ہی نہیں بلکہ اس میں وہ عذاب ہے جس کے متعلق تم کہا کرتے تھے اے ہود تو بار بار کہتا ہے کہ برے کاموں سے باز نہ آؤ گے تو اللہ کا عذاب آجائے گا وہ عذاب آتا کیوں نہیں لو اب یہ وہی عذاب ہے یہ طوفان ہے اس میں دردناک عذاب ہے۔

اور پھر اس طوفان نے وہ تباہی مچائی کہ اس سے پوری قوم ہی

ملیا میٹ ہوگئی۔

اللہ تعالے فرماتا ہے۔ تلک عاد جحدوابایات ربھم وعصوارسلہ..............الا بعدالعاد قوم ھود۔

یعنی اے میرے حبیب کی امت یہ تھی قوم عاد جنہوں نے اپنے رب تعالے کے احکام کی نافرمانی کی اور اللہ کے رسولوں سے سرکشی کی تھی لعنت ہو قوم عاد پر جو کہ ہود علیہ السلام کی قوم تھی۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر مظہری سورۃ اعراف)

تنبیہ

تو جیسے ان گانے والیوں نے کہا تھا اے قیل تیری قوم کیا بچے، کیا بوڑھے، کیا عورتیں سب کے سب بھوک کے عذاب میں مبتلا ہیں اور تم یہاں آکر خواہشات میں مبتلا ہو کر سب کچھ بھول چکے ہو۔ یہی حال ہمارا ہے کہ ہم دنیا میں آکر نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر سب کچھ بھول چکے ہیں ہمیں یاد ہی نہیں آتا کہ ہم کس لئے بھیجے گئے ہیں کیا کچھ کرنا چاہیے اور کیا کچھ کر رہے ہیں۔ ربّ تعالے کا قرآن تو اعلان کر

رہا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یعنی ہم نے جن اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

لیکن ہم یہاں دنیا میں آکر اپنا مقصد حیات بالکل ہی بھول گئے ہیں۔ بس نفسانی خواہشات میں ہی مگن رہتے ہیں لہذا ہمیں خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے۔

حسبنا الله و نعم الوکیل

اور پھر یہ قوم عاد کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ جس قوم جس معاشرے نے مال و دولت کے بل بوتے پر احکام الٰہیہ سے روگردانی کی وہی عذاب کے منہ میں آگئے۔

تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھ لیں عبرتناک مناظر سامنے آئینگے۔ چنانچہ جب ایران فتح ہوا اور غنیمت میں مال و دولت کے انبار ہاتھ لگے اور پھر جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ انبار دیکھے تو آنکھوں میں آنسو آگئے عرض کیا گیا حضرت یہ تو خوشی کا مقام

ہے آپ آبدیدہ کیوں ہو گئے ،تو فرمایا: جہاں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے وہاں ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے۔

اور ہر زمانہ میں یہی ہوا جیسے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً۔ (قرآن مجید)

چنانچہ مورخین لکھتے ہیں جب ایران و روم فتح ہو گئے اور ہر طرف اسلام کا طوطی بولنے لگا ،اہل بغداد دولتمند ہو گئے اور وہ دولت کے نشہ میں اسلام سے دور ہو گئے ۔فلک بوس عمارتیں بن گئیں شراب نوشی عام ہوگئی پھر وہ نگاہیں جن کے متعلق اللہ تعالے کا واضح فرمان موجود ہے۔

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم۔

اے محبوب آپ ایمان والوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

وہی نگاہیں اب کنیزوں کے نازنین جسموں میں پیوست ہونے لگیں فحاشی ،بدمعاشی عام ہونے لگی تو لوگوں نے دیکھا بغداد شریف کے بازاروں میں ایک مجذوب چیختا پھر رہا تھا اور با آواز بلند کہہ رہا تھا اے لوگو ! اللہ تعالے کی نافرمانیوں اور حکم عدولیوں سے باز آجاؤ چنگ ورباب توڑ دو شراب کی بوتلیں نالیوں میں بہا دو اور اگر باز نہ آؤ گے تو کان کھول کر سن لو قدرت کا عذاب آنے والا ہے عذاب کے دن گنے جا چکے ہیں ابھی کچھ وقت باقی ہے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے نافرمانیاں چھوڑ دو توبہ کر لو ورنہ بڑا خون بہنے والا ہے اور بڑی رسوائی ہو گی۔

شروع شروع میں اہل بغداد اس مجذوب کو پاگل سمجھ کر اسے ایک تماشہ سمجھ کر لطف اندوز ہوتے رہے لیکن وہ مجذوب تو بڑے خوفناک راز فاش کر رہا تھا آخر کاران عشرت کدوں اور محلات میں رہنے والوں کو اس مجذوب کے نعرے گراں گزرنے لگے اور اس مجذوب کو کہا گیا وہ اپنے نعرے بند کر دے کیونکہ اہل ثروت

کے سکون میں خلل پڑ رہا ہے اے مجذوب تو کس عذاب کی باتیں کر رہا ہے عذاب ہم پر نہیں آسکتا کہ ہم مسلمان ہیں مجذوب پکار رہا تھا اے نام کے مسلمانو تمھارا کردار فسّاق و کفار جیسا ہے پھر اہل بغداد تشدد پر اتر آئے اس مجذوب پر پتھر برسانے شروع کردئے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے خون میں لت پت ہو گیا اور بولا اے لوگو کیا تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جوان سنگدلوں کو منع کرے مگر اہل بغداد اس مجذوب کی فریاد پر قہقہے لگاتے پھر وہ مجذوب زمین پر گر پڑا اور ہجوم منتشر ہو گیا پھر کسی نے اس مجذوب کو نہیں دیکھا اور اہل بغداد نے چند ہی روز عیاشی اور فحاشی میں گزارے کہ ہلاکو خاں عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہو گیا۔ ہلاکو خان شمشیر بکف ہو کر بغداد میں وارد ہو گیا۔اس کی فوجوں نے اہل بغداد کو تہہ تیغ کر دیا ان کی فلک بوس عمارتوں اور گھر گھر سے خون کی ندیاں بہہ پڑیں اور بغداد ایک عبرت کا نشان بن گیا۔(کتاب اللہ کے سفیر)

عذاب الٰہی سے بچاؤ کا نسخہ

(۱) عورتوں کے ناچ گانے سننے، فحش فلمیں دیکھنے اور شراب نوشی، فحاشی، بدمعاشی سے سچی توبہ کی جائے سابقہ گناہوں سے معافی مانگی جائے۔

(۲) مسجدوں کو آباد کیا جائے (مسجدوں میں نمازیں پڑھی جائیں۔)

(۳) قرآن مجید کی تلاوت کی جائے درود شریف کی کثرت کی جائے۔

سیدنا غوث اعظم جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ کا فرمان و پیغام ہے۔

علیکم بلزوم المساجد و کثرۃ الصلاۃ علے النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

اے مسلمانو! مسجدوں کو لازم پکڑو (مسجدوں میں نمازیں پڑھو) اور اللہ تعالے کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھو۔ لہذا اگر ہم اس نسخہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو اللہ تعالے یقیناً ایسی آفات وبلیات سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔ و ھو علے ما یشاء قدیر

احساس مایوسی

میں نے عذاب الٰہی سے بچاؤ کا نسخہ پیش کر دیا ہے مگر میں پر امید نہیں کہ اس نسخہ کے پہلے جز ٹی وی وغیرہ سے گانے سننے فحش فلمیں

دیکھنے سے توبہ کر کے نیکی کو اپنایا جائے گا کیونکہ ایمان اور نفاق یہ آپس میں متضاد ہیں تو اگر دل میں ایمان بھر جائے تو نفاق ختم ہو جائے گا اور اگر دل میں نفاق بسیرا کر لے تو ایمان رخصت ہو جائے گا۔

اور یہ ایمان ہی کا تقاضا تھا کہ اہل مدینہ شراب کے رسیا تھے کیونکہ جو چیز شریعت میں ممنوع و حرام نہ ہو اس کا استعمال کرنا نہ گناہ ہے نہ حرام تو چونکہ شراب شروع میں حرام نہ تھی اس لئے اس کا پینا گناہ نہ تھا اور جب اللہ تعالے نے شراب کو حرام قرار دے دیا تو اہل مدینہ نے وہ مٹکے جو شراب سے بھر کر رکھے ہوئے تھے ۔فوراً گلیوں میں انڈیل دئے یوں جیسے مدینہ پاک کی گلیوں میں سیلاب آگیا یہ تھا ایمان کا تقاضا، لیکن آج کا مسلمان گانے سننے کا عادی ہے گھر گھر ٹی وی وغیرہ سے گانے نشر ہوتے ہیں اور گانا سننا نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

عن جابر رضی اللہ تعالے عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ الغنا ینبت النفاق کما ینبت الماء الزرع۔

(مشکواۃ، ص ۴۱۱)

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گانا سننا نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے اور ظاہر ہے جب نفاق بڑھے گا ایمان کمزور ہوگا اور جب ایمان کمزور ہوگا وہ جرأت پیدا نہ ہوگی کہ مسلمان فحش فلمیں دیکھنے عورتوں کے گانے سننے اور فحاشی ، بدمعاشی سے توبہ کرلیں۔ کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: فلولا اذجائهم باسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم وزين لهم الشيطان ما كانوا يعلمون۔ (قرآن مجید، سورہ انعام)

یعنی کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا وہ توبہ کرتے اور گڑگڑاتے لیکن ان کے دل سخت ہوگئے ہیں اور پھر شیطان نے ان کی کرتوتوں اور غلط کاموں کو ان کے سامنے آراستہ اور مزّین کر دکھایا ہے۔

فلما نسوا ما ذكّروا به فتحنا عليهم ابواب كل شئى حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا هم بغتة فاذاهم مبلسون۔

پھر جب ایسے لوگوں نے بھلا دیا ان نصیحتوں کو جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے (ہر چیز کی فراوانی کر

دی) تو وہ ہماری اس عنایت پر خوشیاں منانے لگے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا (عذاب میں گرفتار کردیا) تو وہ ناامید ہو گئے۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین۔ (قران مجید سورہ انعام)

(پھر ان کی اس غلط روش کی وجہ سے) اس قوم کی جڑ ہی کاٹ دی گئی جو ظلم کرتے تھے اور سب تعریفیں اللہ تعالے کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

اور اسی وجہ سے کہ شیطان نے ان کی بداعمالیوں کو ان کے سامنے آراستہ اور مزّین کر دکھایا ہے وہ برملا کہتے ہیں کہ یہ قدرتی آفات ہیں یہ آتی جاتی رہتی ہیں اس میں بندوں کی بداعمالیوں کا کوئی دخل نہیں۔

پھر یہ کہ بداعمالیوں اور برائیوں کو چھوڑنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ بندہ قبر اور آخرت کو یاد کرے اور سوچے کہ جس کا ہم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہیں وہ اللہ تعالے کے سچے رسول فرمارہے ہیں: انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے

گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

لہذا اگر انسان سوچ کہ اگر میں نے برے کام نہ چھوڑے تو میری قبر دوزخ کا گڑھا بن جائے گی اس لئے میں برے کام چھوڑ دوں توبہ کرلوں اور آخرت کے حساب کتاب کو پلصراط کو یاد کرے تو ڈر کر توبہ کرے برے کام چھوڑ دے۔

لیکن ہمارے دل تو گناہوں اور دنیاوی خواہشات کی وجہ سے زنگار آلودہ ہو چکے ہیں لہذا ہمیں نہ قبر یاد آتی ہے نہ آخرت یاد آتی ہے نہ پلصراط نہ میزان، نہ وہ قیامت کا سخت ترین دن یاد آتا ہے۔بس اس گدلی دنیا دھوکہ فریب کی دنیا، نہ رہنے والی دنیا، ساتھ چھوڑ دینے والی بے وفا دنیا پر ہی لٹو ہو کر رہ گئے ہیں اللہ تعالے نے قرآن پاک میں

فرمایا: کلا بل ران علے قلوبھم ما کانو یکسبون ۔

ہاں ہاں بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کی بداعمالیوں اور غلط کاریوں کی وجہ سے زنگار چڑھ چکے ہیں۔

اور جب شیشہ زنگار آلودہ ہو جائے تو کچھ نظر نہیں آیگا اس کی مثال

جیسے دکاندار نے اپنی دکان میں ایک شوکیس رکھا ہوا ہو جس میں اچھی اچھی چیزیں مثلاً۔ گھڑی، موبائل، دوربین وغیرہ رکھی ہوئی ہوں اور وہ دکاندار روزانہ اس شوکیس کے شیشے کو کپڑے کے ساتھ صبح و شام صاف کرے تو ہر آنے والے گاہک کو ہر چیز نظر آئے گی اور اگر وہ دکاندار اس شیشے کو صاف نہ کرے اور اس پر گرد پڑتی رہے اور وہ گرد، تہہ بن جائے تو گاہک کو کچھ نظر نہ آئیگا یوں ہی اگر ہم دل کے شیشے کو پانچ وقت صاف کرتے رہیں پانچ وقت نماز پڑھتے رہیں تو ہمارے دل کا شیشہ صاف رہیگا ورنہ اس پر گناہوں کی تہہ جم جائے گی اور یہ زنگار آلودہ ہو جائیگا تو پھر نہ قبر یاد آئیگی نہ آخرت، نہ حساب، نہ پلصراط بس دنیا ہی دنیا نظر آئیگی جیسے اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

انھا لا تعمی الابصار ولکن تعم القلوب التی فی الصدور۔ یعنی بات یہ کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔

پھر جب تک وہ گدلا شیشہ موجود ہے اندر کی کوئی چیز نظر نہیں آئیگی اور

جب وہ شیشہ ٹوٹ جائے پھر سب کچھ نظر آنے لگے گا۔ یوں ہی جب تک یہ زنگار آلودہ دل موجود ہے کچھ نظر نہیں آئیگا لیکن جب پھونک نکل جائیگی اور موت واقع ہو جائیگی پھر سب کچھ نظر آئیگا قرآن پاک میں ہے۔ فکشفنا عنک غطائک فبصرك اليوم حديد۔ اے بندے آج ہم نے پردے ہٹا دئے ہیں آج تیری نظر بڑی تیز ہے پھر انسان کف افسوس ملے گا اور جان جائیگا کہ میں کس لئے پیدا کیا گیا تھا اور مجھے کیا کرنا چاہیے تھا اور میں کیا کر کے جا رہا ہوں پھر دربار الٰہی میں (رو، رو کر) عرض کرے گا قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت ۔ (قرآن مجید۔ سورہ المؤمنون)

یا اللہ میں گناہ کر بیٹھا یا اللہ میں غلطیاں کر آیا یا اللہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے میں بھول گیا یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہ کروں گا اس پر اللہ تعالے کا فرمان جاری ہوگا کلا اے بندے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دوبارہ دنیا میں تجھے بھیجا جائے۔

ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون۔ اور اب تو قیامت کے دن تک اپنی کرتوتوں کے مزے چکھ۔ (حسبنا الله ونعم الوكيل)

اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے تا کہ ہم آج ہی جاگ جائیں اور آخرت کی فکر کرلیں (و ما ذالک علی اللہ بعزیز)

تنبیہ

بعض حضرات اس پر زور دیتے ہیں کہ یہ ٹی وی وغیرہ آلات ان سے اچھے اچھے پروگرام بھی دیکھے جاتے ہیں لہذا ان میں کیا برائی ہے۔

جواب

یہ تو آلات ہیں جیسے گلاس وغیرہ برتن ہیں اگر ان میں حلال چیز پانی وغیرہ ڈال کر استعمال کیا جائے تو کوئی قباحت نہ ہوگی لیکن ان برتنوں میں شراب وغیرہ ڈال کر استعمال کئے جائیں تو وہی ممنوع ہو جائینگے جیسے چار برتن جن میں شراب بنائی جاتی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان کا استعمال ہی ممنوع قرار دے دیا تھا وہ چار برتن یہ تھے۔

(۱) وباء (۲) حنتم (۳) مزفت (۴) نقیر (مشکواۃ ص ۳۷۲)

لہذا ان آلات میں فی نفسہ برائی نہیں برائی اس وجہ سے ہے کہ ان سے گندے پروگرام دیکھے سنے جاتے ہیں (واللہ تعالے اعلم)

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر اور غور کر کہ اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ یہاں بھی فرمان الٰہی کے مطابق زلزلہ آجائے اور یہ ٹی وی وغیرہ آلات فحاشی بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائیں تو کیا پھر تو، توبہ کرے گا اس وقت توبہ کی مہلت کب ملے گی لہذا اب وقت ہے کہ ہم جاگیں ہوش کریں اور توبہ کر کے سچے مسلمان بن جائیں۔ یا اللہ ہمیں توبہ کی توفیق عطا کر۔

حسبنا الله و نعم الوكيل

فقیر ابوسعید غفرلہٗ نے عذاب الٰہی سے بچاؤ کا نسخہ بتا دیا ہے جو کہ سو فیصد کامیاب اور مجرب ہے اب مسلمانوں کی ہمت اور سوچ ہے اگر وہ اس پر عمل پیرا ہو گئے تو عذاب الٰہی زلزلہ وغیرہ نہیں آئے گا اور اگر وہ عمل پیرا نہ ہوئے تو ان کی قسمت اور صوابدید ہے۔

مرادما نصیحت کردو گفتیم = حوالت باخدا کردیم ورفتیم

یہ نسخہ مجرب یوں کہ جب سیدنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سلطنت و بادشاہی کو خیر آباد کہہ کر چلے گئے اور بصرہ پہنچے تو بصرہ والوں

نے خوب استقبال کیا اور پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ بصرہ کا حاکم بڑا ظالم ہے دعا فرمائیں کہ رخصت ہو جائے یہ سن کر سیدنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا ضمانت ہے کہ اس کے بعد جو آئے گا وہ اس سے بہتر ہوگا اس کا علاج یہ ہے کہ تم اللہ تعالے کے گھروں مسجدوں کو آباد کرو نمازیں پابندی سے پڑھو قرآن مجید کی تلاوت کرو اور گھروں میں جو تم نے داشتائیں (بے نکاحی عورتیں) رکھی ہوئی ہیں ان کو نکالو۔

یہ سن کر بصرہ والے اس نسخہ پر عمل پیرا ہو گئے تو چند دنوں میں وہ حکمران آنجہانی ہوگیا اوران کو بہتر حکمران مل گیا۔

لہذا معلوم ہوا کہ سچی توبہ کرنے سے واقعی آفات وبلیات ٹل جاتی ہیں۔

وهو حسبنا و نعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔

ان آلات فحاشی کے دلدادہ لوگ کہتے ہیں۔جی ان میں بڑے فوائد ہیں مگر یہ بات تو وہ لوگ بھی کہتے تھے جو شراب وجوا کے رسیا تھے۔

ان کے جواب میں اللہ تعالے نے فرمایا:

واثمهما اکبر من نفعهما۔ (قرآن مجید)

یعنی مانا کہ ان میں فوائد بھی ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے فوائد سے بڑا ہے لہذا ان کے فوائد کو دیکھ کر ان چیزوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

آج ہی کراچی سے ایک عزیز آئے اور بیان کیا کہ رسالہ اہم پیغام اور عذاب الٰہی کے محرکات کو احباب نے بہت پسند کیا ہے۔ لیکن باوجود مفید تر ہونے کے لوگ ٹی وی سے گانے سننے اور فحش فلمیں دیکھنے سے باز نہیں آرہے لہذا وہی بات ہوئی کہ ایمانی غیرت ختم ہو چکی ہے۔

فالی اللہ المشتکی

او مسلماناں کدھر گئی اج مسلمانی تیری

دین لئی ہوندی کدی سی زندگانی تیری

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ'

فیصل آباد

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ 22-01-06

اعلان

مندرجہ ذیل کتب

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com

Ahmad Graphics 0345-0734317